قسط : ۵

مولانا مدد اللہ مدد

تحریک روشنیہ اور اسکا بانی

دعاوی و نظریات کا ایک جائزہ

"تمہید" نے لکھا ہے کہ تناسخ کی دوسری قسم یہ ہے کہ اہل تناسخ کہتے ہیں کہ کل ارواح اور کل موجودات اللہ تعالیٰ کے وجود کا جزو ہیں اور کہتے ہیں کہ تکوین اور مکوّن اور تفصیل اور مفعّل ایک ہے۔ اس مطلب کے لیے "تمہید" کی یہ عبارت ملاحظہ کیجیے۔

والصنف الثانی یقولون بان الارواح کلها والاعیان کلها من جزء الصانع ومن قال بان التکوین والمکون والتفصیل والمفعل واحد فانه یلزمه هذا القول من التناسخیة (تمہید ابی شکور سالمی صہ ۲۱۳)

تمہید کے بیان کردہ اس عقیدۂ تناسخ کے مطابق بایزید بھی تمام موجودات اور ذرات کو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا جزو سمجھتا ہے۔ اور یہ بھی کہتا ہے کہ انسان کی ذات اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہے۔

اس کے لیے بایزید کے درج ذیل تین الہامات ملاحظہ کیجیے۔

جملہ موجودات خدا کی ہستی سے جدا نہیں ہیں

۱۔ ہستی من و جملہ موجودات و ذرہ از ذرات از ہستی خدا جدا نیست و نبود (صراط التوحید صہ ۹)

ترجمہ۔ میری ہستی اور جملہ موجودات اور تمام ذرات خدا کی ہستی سے جدا نہیں ہیں اور نہ تھے۔

انسان کی ذات خدا کی ذات سے ہے

۲۔ کذالک الانسان کان عن ذات الرحمٰن (خیر البیان صہ ۲۷۶)

ترجمہ۔ اسی طرح انسان کی ذات بھی خدا کی ذات سے ہے۔

میں نے ہر چیز اپنی ہستی سے پیدا کی ہے

۳۔ دیکھو بایزید! میں نے ہر چیز کو اپنی ہستی سے اپنی ہستی کے لیے ایک ایک کر دیا ہے۔ ہر ایک میں ایک خدا ہوں بیگمان (خیر البیان صہ ۲۷۴)

مندرجہ بالا الہامات سے یہ حقیقت سورج کی روشنی کی طرح ثابت ہوئی کہ بایزید تناسخ کا عقیدہ رکھتا تھا اور اہل تناسخ سے تھا۔

بایزید کا چلّہ بدعات کا مجموعہ تھا

۴۔ صراط التوحید میں ہے کہ بایزید نے قندہار کے سفر سے واپسی پر "کانی گرم" میں اپنے گھر کے اندر ایک تہہ خانہ بنایا۔ اور اس میں مسلسل پانچ سال تک چلّہ کھینچا۔ وہ خود کہتا ہے کہ میں اس پانچ سال کے عرصے میں سوائے قضائے حاجت اور وضو کے باہر نہیں نکلا۔ اب دیکھنے کی چیز یہ ہے

کہ اس کا یہ چلہ سنت نبوی اور اسلامی طریقے کے مطابق تھا یا یہ تمام بدعات سے بھرا ہوا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد نبویؐ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور اعتکاف کے دوران پنجگانہ نماز اور جمعۃ المبارک کو جماعت اور امامت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ دوسرے بزرگان اسلام بھی ہمیشہ مسجدوں یا مسجدوں کے ساتھ ملحقہ حجروں میں چلے کھینچتے رہے جن میں وہ نہایت پابندی کے ساتھ پنجگانہ نمازوں کو جماعت کے ساتھ ادا کرتے رہے ہیں۔

احادیث نبویؐ میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کو سنن ہدیٰ کہا گیا ہے اور تارک جماعت کو منافق قرار دیا گیا ہے لیکن بایزید اپنے چلے کے دوران پانچ سال تک نماز باجماعت اور جمعۃ المبارک وغیرہ واجبات و سنن کی ادائیگی کے لئے اپنے چلے سے باہر نکل کر مسجد کو نہیں گیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ حضور علیہ السلام کی سنت مطہرہ اور واجبات کا تارک ہوا۔ رمضان المبارک میں فرض اور تراویح کی باجماعت ادائیگی سے محروم رہا اور نماز عیدین کا بھی تارک رہا۔

اور سب سے بڑی بدعت یہ کہ اس نے اس چلے میں اپنی بی بی شمسو کو اپنے غیر محرم مریدوں کے ساتھ بٹھایا تھا اور مرد و زن سب مل کر اعمال چلہ کشی بجا لاتے تھے۔ بایزید کی یہ بدعت شرعاً مذموم ہونے کے علاوہ افغانی روایات اور غیرت و حمیت کے بھی خلاف تھی۔ اس وجہ سے کانی گرم کے لوگوں نے اس چیز کو بری طرح محسوس کیا اور جب ایک چلہ نشین علی شیر کی ماں نے تہہ خانے میں آکر بایزید سے اس امر کی شکایت کی تو اس نے کہا کہ بی بی شمسو چلہ نشینوں کی بہن (دینی) ہے۔ ان کے سامنے آنے جانے میں حرج نہیں۔ حالنامے کا بیان ہے کہ اس چلہ کھینچنے والوں میں بایزید کے علاوہ اس کی بی بی شمسو۔ علی شیر۔ شادی خان اور بخت خان تھے (حالنامہ صہ ۲۷۲، ۷۳)

ایک فاتنی نام عورت کو خلیفہ بنایا ۷۵۔ بایزید نے ایک عورت فاتنی نام کو اپنا خلیفہ بنایا تھا۔ اور اس کو مرد و زن کو مرید بنانے کی باقاعدہ اجازت تھی (ورکہ خزانہ صہ)

ایک لڑکے کو عیسیٰ ثانی کا خطاب ۷۶۔ قبیلہ توی کے تمام مرد اور عورتیں ایک مسجد میں جمع ہو گئے۔ اور ذکر خفی میں مشغول ہو گئے۔ ان میں ایک بوڑھی عورت تھی جس نے چالیس دن تک کچھ نہ کھایا۔ اور ذکر حق میں مشغول رہی۔ یہ لوگ اس کو مریم ثانی کہتے تھے۔ اس زمانے میں اس قبیلے میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اس کو اس قبیلے کے لوگوں نے عیسیٰ ثانی کا لقب دیا۔ (بحوالہ حالنامہ و تذکرہ صوفیائے سرحد صہ ۱۵۶)

قبیلہ توی اور ان کے سردار عبدالکریم سب کے سب بایزید کے حلقۂ ارادت میں شامل تھے۔ حالنامے کی مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ اس قبیلے کے سب مرد و زن اپنے گھروں سے نکل کر مسجد میں مخلوط طور پر رہنے لگے اور مسجد میں مخلوط سکونت کئی مہینے جاری رہی۔ یہاں تک کہ ایک عورت نے مسجد میں ایک لڑکے کو جنم دیا جس کو اس قبیلے

کے لوگوں نے عیسیٰ ثانی کا لقب دیا۔ اور ایک بوڑھی عورت کو مریم ثانی کا خطاب دیا۔ اور یہ دونوں امر شریعت کے خلاف ہیں۔ اب روشانی ادیب ہی اس بات کی توجیہہ کریں گے کہ مسجد میں پیدا ہونے والے اس لڑکے کو عیسیٰ ثانی کا لقب کس مناسبت اور مشابہت کی وجہ سے دیا گیا۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے تھے۔ اور مشبّہ اور مشبّہ بہ میں وجہ مشابہت ضرور ہونی چاہیئے اور یہ وجہ مشابہت پھر از راہِ کرم روشانی ادیب ہی بتائیں گے جس کے لیئے ہم ان کے ممنون ہوں گے۔

دراصل بایزید کی دو خصوصیتیں بہت نمایاں ہیں۔ ایک یہ کہ اس نے موسیقی اور رقص و سرود کو دینی حیثیت سے پختونوں میں عام کردیا۔ اور دوسری خصوصیت یہ کہ اس نے دینی اجتماعات وغیرہ میں مرد و زن کے اختلاط کو رائج کیا اور شرعی پردے کو درمیان سے ہٹا دیا۔

مسجد میں قبیلہ توی کے مذکورہ اجتماع اور مرد و عورت کے اختلاط کے ضمن میں چند اور باتیں بھی شرعاً قابل غور ہیں۔ ایک یہ کہ مسجد میں جنابت حیض اور نفاس کی حالت میں داخلہ ممنوع ہے۔ اور پھر مستقل طور پر حیض و نفاس کی حالت میں مسجد میں رہنا اور بھی شدید ممنوع ہے۔ ثالثاً مسجد کو وضع حمل کے لئے استعمال کرنا مسجد کی سخت توہین ہے۔ رابعاً مسجد میں میاں بیوی کا جنسی اختلاط نہ صرف حرام بلکہ مسجد کی شدید بے حرمتی ہے اور بایزید کے مریدوں نے مسجد میں مذکورہ سکونت کے دوران ان تمام حرام اور قبیح کاموں کا ارتکاب کیا۔

عورتیں اپنے گانوں میں بایزید کو سراہتی تھیں

۷۷۔ بایزید کے ساتھ مردوں اور عورتوں کو بڑی عقیدت تھی۔ مرد اس کے قدم چومتے تھے اور عورتیں اپنے گانوں میں بایزید کی تعریف و توصیف کرتی تھیں بایزید جب اپنے گاؤں کانیگرم سے اقارب و اجانب کی عداوت کی وجہ سے اورمڑ۔ دوڑ اور بنگش سے گذر کر تیراہ پہنچا تو حالنامے کے بیان کے مطابق مردوں اور عورتوں نے اس کا استقبال اس طور پر کیا۔

”اکثر پیشوا آمدہ قدم بوسی پیر دستگیر قدس سرہٗ کردند و شادی ہا نمودند بہر بہر دیہہ کہ می گذشت۔ اکثر زنان آں دیہہ سبوانِ آب پُر کردہ بر سر گرفتہ از دیہہ بیرون می آمدند۔ ولقش می خواندند۔ و در نقش صفت پیر دستگیر می کردند“ (مقدمہ خیر البیان صد ۲۳)

ترجمہ۔ اکثر لوگ استقبال کو آتے اور بایزید کی قدم بوسی کرتے اور خوشیاں مناتے۔ جس گاؤں سے بایزید گذرتا۔ اس کی عورتیں پانی کے گھڑے سروں پر اٹھاتی ہوئی آتیں اور گانا گاتیں۔ جس میں بایزید کی تعریف و توصیف بیان کرتیں۔

اس واقعے میں جو اثرات مضمر ہیں ان کی توضیح کی مزید ضرورت نہیں۔

دعوائے نبوت پر خاتمہ بھی ہوا

۷۸۔ چوں درد سر بر پیر دستگیر غالب شد و وقت وصال رسید۔ یاران

الحق

پرسیدندش۔ کہ وقت نازک رسیدہ است۔ پیر دستگیر چیزے بفرمایند۔ اث پیر دستگیر قدس سرہ فرمودہ کہ آں چہ حق تعالیٰ بر دل من الہام کردہ من در خیر البیان نوشتم و دراں ہیچ بخل نہ کردم بر نبی و وارث نبی امر است بَلِّغْ مَا اُنزِلَ اِلَیْکَ (حالنامہ ص ۳۴۱)

ترجمہ۔ جب پیر دستگیر پر درد سر غالب ہوا۔ اور وفات کا وقت قریب ہوا تو اس کے یاروں نے اس سے کہا کہ وقت نازک ہے پیر دستگیر کچھ فرمائیں۔ پیر بایزید نے کہا کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے میرے دل پہ الہام کیا تھا وہ میں نے خیر البیان میں لکھ دیا ہے۔ اور میں نے اس میں بخل نہیں کیا۔ پیغمبر کے پیغمبر کے وارث کو حکم ہے کہ جو کچھ تیری طرف نازل کیا گیا ہے اسے دوسروں تک پہنچا دے۔

اس عبارت میں بایزید نے اپنی عادت کے مطابق زندگی کے آخری لمحوں میں بھی وہی بات کہی جو عمر بھر کہتا رہا۔ اور وہ یہ کہ ان آخری لمحوں میں بھی اپنے آپ کو پیغمبر کا ہم مرتبہ ظاہر کیا۔ اور صاف کہا ہے کہ پیغمبر اور وارث پیغمبر کو یکساں حکم ہے کہ دونوں پہ اللہ کی طرف سے جو کچھ نازل کیا گیا ہے انہیں لوگوں تک پہنچانا دونوں کا یکساں فریضہ ہے اور اسی اساس پہ بایزید نے کہا کہ حق تعالیٰ نے میرے دل پہ جو الہام نازل کیا اسے میں نے خیر البیان میں لکھا اور خدا کا الہام اور پیغام پہنچانے میں ذرا بھی بخل روا نہ رکھا۔

ایک حدیث مبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

" کما تحیون تموتون و کما تموتون تحشرون "

یعنی جس طرح تم زندگی گذار رہے ہو اسی حالت پہ تمہاری موت واقع ہوگی اور جس حالت پہ تمہاری موت واقع ہوگی۔ اسی حالت پہ تمہارا حشر ہوگا۔

ہم نے بایزید کے دعویٰ نبوت و رسالت پہ خود ان کی کتابوں کی روشنی میں نہایت تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی اور اس کے دوسرے عقائد باطلہ پہ بھی مدلل بحث کی۔ اب ہم اس کی کتابوں سے ہٹ کر تاریخ کی مختلف کتابوں کے چند مختصر حوالے پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ آپ کو یہ بھی معلوم ہو کہ بایزید کے متعلق تاریخ کی شہادت اور فیصلہ کیا ہے۔

بایزید تاریخ کے آئینے میں

شیخ محمد اکرام ایم اے اپنی تصنیف " رود کوثر " ص ۴۸ پہ بایزید کے متعلق اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں :-

" غرضیکہ میاں بایزید کی تعلیمات کا سراغ دوسرے وحدت الوجودیوں کے ہاں مل جاتا ہے۔ لیکن مقامی حالات کے مطابق انہوں نے ان چیزوں کو ایک نیا رنگ دیا اور ان خیالات میں اس طرح غلو کیا کہ ان کی کایا ہی پلٹ دی۔ شریعت پہ طریقت کو اور طریقت پہ معرفت کو اس طرح ترجیح دی کہ اپنے مریدوں کو شریعت سے بالکل آزاد کر دیا بلکہ

ان کے لئے ایک نئی شریعت کا آغاز کیا اور نماز، روزہ، طہارت کے احکام میں بنیادی تبدیلیاں کیں"۔

شیخ محمد اکرم آگے چل کر ص ۳ ۵ پر لکھتے ہیں۔

" دبستان مذاہب " نے جس کے مصنف نے میاں بایزید کے حالات ان کی خود نوشت سوانح عمری حالنامہ اور دوسرے ماخذ سے جمع کئے ہیں۔ لکھا ہے کہ میاں بایزید اپنے بیٹوں کے ساتھ مدتوں تک راستہ چلنے والوں کو لوٹتے رہے پانچواں حصہ اپنے قائم کردہ بیت المال میں جمع کرتے اور بوقت ضرورت اہل استحقاق میں تقسیم کرتے"۔

رود کوثر کا تیسرا اقتباس ملاحظہ ہو۔

" مریدوں کو تعلیم دی کہ جو ان کے پیر کا قائل نہ ہو اور وحدت الوجود کے راستے پر نہ چلے۔ اس کا ذبح کیا ہوا جانور حرام ہے بلکہ انہوں نے تو اپنے مخالفین کا قتل کرنا اور ان کا مال متاع لوٹ لینا جائز قرار دیا۔ وجہ یہ بتائی کہ جو لوگ خود شناس نہیں وہ تو حیوان ہیں جنہیں دوسرے حیوانوں کی طرح ذبح کرنا اور سانپ بچھوؤں کی طرح ہلاک کرنا جائز ہے۔ یا حیات ابدی سے محروم ہونے کی وجہ سے مُردے ہیں اور مردوں کا مال زندوں کو پہنچتا ہے"۔

رود کوثر کا آخری اقتباس جو اس نے " دبستان مذاہب " کے حوالے سے ص ۳ ۵ پر لکھا ہے ملاحظہ کیجئے۔

" او خود را نبی دانستے و مردم را بہ ریاضت فرمودے و نماز بگزاردے۔ اما تعین جہت را از میاں برداشت فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ فرمود غسل باآب واجب نیست چہ ہمیں کہ باد رسید تن پاک شود چہ چار عنصر از مطہرات است"۔

ترجمہ۔ وہ اپنے آپ کو نبی سمجھتا اور لوگوں کو ریاضت کا حکم کرتا اور نماز پڑھتا لیکن قبلے کی جہت اٹھادی تھی۔ (آیت کے غلط حوالے سے کہتا تھا) تم جس طرف بھی منہ کر لو بس اسی طرف اللہ کی ذات ہے۔ کہا تھا کہ پانی سے غسل کرنا واجب نہیں۔ کیونکہ جب ہوا چلی تو بدن پاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ چار عناصر یعنی پانی۔ مٹی۔ ہوا اور آگ بدن کو پاک کرنے والے ہیں۔

صاحب "فرشتہ" کا بیان | کہتے ہیں کہ ایک ہندوستانی شخص نے اپنا نام پیر روشن مشہور کیا تھا۔ اس نے افغانوں میں جا کر ان کو اپنا مرید بنا لیا۔ جب وہ فوت ہوا تو اس کا بیٹا جلالہ چودہ برس کا تھا۔ وہ بادشاہ کی ملازمت میں آیا اور کچھ عرصے بعد بھاگ کر افغانوں میں جا ملا۔ اور خلق کثیر کو اپنے ساتھ متعلق کر کے اس نے ہندوستان اور کابل کا راستہ بند کر دیا (تذکرہ صوفیائے سرحد ص ۶۶)

صاحب منتخب التواریخ کا بیان | ملا عبدالقادر بدایونی اپنی تاریخ میں ۹۹۴ھ کے حالات کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ :۔

" آج سے پچیس برس پہلے ایک ہندوستانی سپاہی پیشہ آدمی نے اپنے لئے پیر روشنائی خطاب تجویز کیا۔

اور افغانوں میں جا کر بہت سے احمقوں کو اپنا مرید بنا لیا۔ اور اپنی بے دینی اور بد مذہبی کو رونق دی۔ اور ایک کتاب تصنیف کر کے "خیر البیان" نام رکھا۔ اس میں اپنے عقائد فاسدہ کو ترتیب دیا اور چند روز میں سر کے بل اپنے ٹھکانے جا پہنچا۔" (تذکرہ سرحد صہ ۱۷۸)

صاحب تاریخ آزاد پٹھان کا بیان | تاریخ آزاد پٹھان کے مصنف جناب اللہ بخش یوسفی بایزید کے کیمپ کے آدمی ہیں اور انہوں نے تاریخ یوسف زئی میں محض تعصب کی بنیاد پر حضرت پیر بابا رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اخوند درویزہ رحمۃ اللہ علیہ پر بہت سی بہتان تراشیاں کیں۔ اور کذب بیانیوں کا ایک طومار باندھا ہے۔ لیکن انہوں نے اپنی تاریخ آزاد پٹھان میں بایزید کی اصل حقیقت کے متعلق بعض حقائق صاف طور پر تسلیم کئے ہیں۔ جنہیں ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

" اسے مختلف مذاہب کے علماء کی صحبتوں میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا۔ اور بالآخر اس نے فرقہ روشنیہ کی بنیاد ڈالی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس پر صوفیوں اور یوگیوں کی تعلیم کا خاصا اثر تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے عقائد کے مطابق وہ تمام لوگ جو اس کی پیروی پر آمادہ نہ ہوسکے مردہ سمجھتے تھے۔ اور ان کی جائیداد وغیرہ بطور وراثت ان لوگوں کا حصہ تھی۔ جو زندہ یعنی بایزید کے پیرو تھے۔ اور انہیں حق حاصل تھا کہ موقع ملنے پر ان مردوں کی جائیداد کو وہ اپنے قبضہ تصرف میں لے آئیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اپنے طریقہ عبادت کے مطابق وہ بلاتخصیص مرد و زن یکجا ہوتے۔"
(تاریخ آزاد پٹھان صہ ۱۶۴)

یوسفی صاحب کا ایک اور اقتباس ملاحظہ کیجئے۔

" چونکہ اس علاقے میں کوئی تحریک مذہبی رنگ کامیاب نہیں ہوسکتی اس وجہ سے اس تحریک میں مذہبی رنگ بھرا جانا ضروری تھا۔ مذہب کے نام پر خواص و عام کو اس میں شمولیت کی دعوت ملی (تاریخ یوسف زئی صہ ۲۴۸)

مولانا غلام رسول مہر کا بیان | مولانا موصوف اپنی تصنیف "سید احمد شہید" کے صفحہ ۶۴۵ پر لکھتے ہیں۔

" وہاں گمٹ فرسنگ گیئے جس کے قریب پیر تاریک کی قبر تھی۔ اس کا نام بایزید تھا تجارت کے سلسلے میں ہندوستان آیا۔ جالندھر میں شادی کی۔ پھر نیا مذہب پیدا کیا اور اپنا نام پیر روشن رکھا۔ دیندار لوگوں نے اسے پیر تاریک کا خطاب دیا۔ اخوند درویزہ نے اس کے فتنے کو ختم کرنے کے لئے بڑی ہمت کی۔ آخر بایزید بری حالت میں مرا۔ اس کے بیٹوں نے فتنہ اٹھایا وہ بھی مارے گئے۔"

تاریخ سوات کا بیان | جناب سید عبد الغفور صاحب قاسمی اپنی تاریخ سوات مطبوعہ ۱۹۴۹ء کے صفحہ ۴۷ پر لکھتے ہیں:۔

" پیر تاریک بھی اسی زمانے میں اس قوم میں وارد ہوا جس نے اپنے ملحدانہ عقائد کے زیر اثر افغانوں میں ایک

لٹیری جماعت پیدا کر لی۔ حضرت اخوند درویزہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی قوت اور روحانی طاقت نے اس کی تاریک تعلیم کا خاتمہ کر دیا۔"

محمد آصف خاں مورخ سوات کا بیان | جناب محمد آصف خان اپنی پشتو "تاریخ سوات" کے صفحہ ۴۷ پر لکھتے ہیں کہ "بایزید ہندوستان گیا تو اتفاقاً اس کی ملاقات ملا سلیمان کالنجری سے ہوئی۔ بایزید سلیمان کے عقیدے سے بہت متاثر ہوا حتیٰ کہ اس سے بیعت کی۔ سلیمان تناسخ کے عقیدے کا قائل تھا اور بہت جلد بایزید کو بھی تناسخ کا قائل کر دیا۔"

خوشحال خان بابا کے خاندان کے تاثرات | ہم نے اس مضمون کی ایک گذشتہ قسط میں بایزید کے بارے میں خوشحال خان بابا کی کلیات کے حوالے سے وہ شعر لکھا تھا جس میں خوشحال خان خٹک نے بایزید کو کفر کی تلقین کا علمبردار اور حضرت اخوند درویزہ بابا کو ایمان کا داعی قرار دیا تھا۔ اب خان موصوف کے بیٹے عبدالقادر خان خٹک کا وہ شعر ملاحظہ کیجئے جس میں انہوں نے بایزید کو یزیدی کارناموں کی وجہ سے یزید قرار دیا ہے۔ وہ شعر یہ ہے ؎

څان بازید بولی کارونہ د یزید کا ۔ لہ شحا نو ځکہ زہ بے اعتقاد یم (دیوان عبدالقادر خان خٹک صہ ۹۸)

ترجمہ۔ اپنے آپ کو بایزید کہتا ہے اور یزید کے کام کرتا ہے اس لئے میں ایسے پیروں پر اعتقاد نہیں کرتا

اسی طرح خوشحال خان بابا کے پوتے افضل خان نے اپنی "تاریخ مرصع" میں بایزید کا عقیدہ تناسخ ثابت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ وہ سلیمان کالنجری کا صحبت یافتہ تھا جو اہل تناسخ ہے۔

تاریخ صوبہ سرحد کا بیان | جناب میر احمد صاحب متوفی ۱۹۰۰ء نے اپنی تاریخ صوبہ سرحد میں بایزید کے بارے میں تفصیلی بحث کی ہے لیکن ہم اختصار کی خاطر اس کتاب سے صرف دو اقتباس پیش کرتے ہیں۔

ا۔ پیر تاریک ایک شخص پیدا ہوا جس نے اپنا نام پیر روشن رکھ کر فرقہ روشنیہ کا بانی ہوا۔ باجوڑ اور تیراہ کے سارے بیکار لوگوں کو اپنا مرید بنا کر ایک لٹیری جماعت کا سرغنہ بن گیا۔ اس کے مرید کنارہ اٹک سے پشاور کابل تک راہزنی کرتے اور قافلوں کو نقصان پہنچا کر اپنے پیر کے پاس باجوڑ اور تیراہ کی پہاڑیوں میں جا چھپتے تھے کبھی کبھی دور و نزدیک کے گاؤں پر ڈاکہ مارتے اور لوٹتے اور گاؤں کو برباد کر دیتے تھے (صہ ۹۷)

دوسرا اقتباس۔ باجوڑ کے علاقے سے اخوند درویزہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک فاضل، عالم باعمل، ولی مرد خدا طریقہ روشنیہ (تاریکیہ) کی تردید کے لئے نکلے۔ تیراہ میں اس کے جھوٹے عقائد کی تردید اور سچے اسلامی عقائد کی اشاعت کر کے لوگوں کو پیر تاریک سے متنفر کیا۔ علاقہ پشاور میں پیر تاریک کے قصے اب تک مشہور ہیں۔ اخوند درویزہ صاحب نے اس کے عقائد باطلہ کی تردید میں رسالے لکھے ہیں۔ جو پرانے کتب خانوں سے مل سکتے ہیں

(بحوالہ تاریخ صوبہ سرحد صفحہ ۱۰)